بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلاِبْدَاع فِی مَضَارِّ الاِبْتِدَاع

کا اردو ترجمہ

سنّت وبدعت

حقائق اور واقعات کی روشنی میں

(تخریج شدہ جدید ایڈیشن)

تصنیف

صاحب الفضیلہ الاستاذ الکبیر الشیخ علی محفوظؒ

رکن مجلس کبار علماء ازہر شریف، مصر (متوفی ۱۹۴۲ء)

ترجمہ

مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین مظاہری الہ آبادی

بانی وناظم دار العلوم مرکز اسلامی، راجہ پور، الہ آباد

وصدر فلاح العباد ٹرسٹ، کریلی، الہ آباد

تخریج وتحقیق: ڈاکٹر مولانا حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری

ناشر

مکتبہ الاشرف۔ کریلی، الہ آباد

Mb. 7839216040

تفصیلات

نام کتاب	:	سنت وبدعت حقائق اور واقعات کی روشنی میں تخریج شدہ جدید ایڈیشن
مصنف	:	شیخ علی محفوظ رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب مظاہری الہ آبادی دامت برکاتہم
تخریج وتحقیق	:	ڈاکٹر مولانا حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری
ناشر	:	مکتبہ الاشرف ۔ کریلی، الہ آباد
کپوزنگ	:	الاشرف کمپیوٹر سینٹر ۴/اے ۔ ۵۴۸ راجہ پور الہ آباد
سن اشاعت	:	سنہ ۱۴۲۴ھ مطابق سنہ ۲۰۰۳ء (پہلا ایڈیشن) سنہ ۱۴۴۴ھ مطابق سنہ ۲۰۲۳ء (دوسرا ایڈیشن)
تعداد	:	پانچ سو
قیمت	:	
موبائل	:	Mb. 7839216040

نوٹ: یہ ''الابداع فی مضار الابتداع'' کے پانچویں ایڈیشن کا ترجمہ ہے جس میں مصنف نے مزید تنقیحات واضافات کئے ہیں اور دار الاعتصام نے اسکو شائع کیا ہے۔ مترجم غفرلہ۔

فہرست مضامین

تقریظ

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمرالزماں صاحب دامت برکاتہم
کریلی، الہ آباد

۳۰/ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مکۃ المکرّمہ

عرض ہے کہ ''الابداع فی مضار الابتداع'' مؤلفہ حضرۃ العلامہ السید محفوظ علی مصریؒ حضرت مرشدی مصلح الامت مولانا شاہ وصی اللہ قدس سرہ کی نہایت پسندیدہ مؤلفات میں سے تھی، اخیر میں اس کا برابر مطالعہ فرماتے تھے اور اپنی مجالس میں اس کے اقتباسات سنایا کرتے تھے بلکہ علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ کی خدمت میں جو حضرت مصلح الامتؒ کے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ میں سے تھے بعض مضامین کو نقل فرمایا کہ ان مضامین کو دارالعلوم کے طلبہ کو سنا دیجئے، چنانچہ ان کو سنایا۔ مزید مؤلف کے تدین وتقویٰ کی بھی تعریف فرماتے تھے، یہاں تک ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں ہمارے شیخ حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہ مجدد تھے اور مصر میں حضرت العلامہ سید محفوظ علی صاحب مجدد تھے، اب اس سے بڑھ کر آپ کی کیا تعریف وتعارف ہوگا۔ اللہ اس درجہ کے علماء کو مزید منصۂ شہود پر لائے تا کہ امت کی اصلاح ہو اور فساد کا محو ہو۔

چونکہ مصلح الامتؒ کو یہ کتاب بہت پسند تھی اس لئے چاہتے تھے کہ اس کا اردو ترجمہ ہو جائے کہ امت کے علماء ومشائخ کو اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں بصیرت حاصل ہو اور صحیح نہج سے دین کے کام کرنے کی راہ ہموار ہو اس لئے کہ لاعلمی کی وجہ سے بھی کام میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ سنت کے طریق کو سمجھنے کے لئے بدعت سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ اس کتاب میں ماشاء اللہ دونوں کی توضیح وتشریح تھی اس لئے حضرت مصلح الامتؒ کی دلی خواہش تھی کہ اس کا اردو ترجمہ ہو جائے۔

مگر افسوس کہ ان کی حیات میں یہ کام نہ ہو سکا مگر اسی سلسلہ کے عالم حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب مظاہری زید مجدہم کی ادھر توجہ ہوئی اور اس کا ترجمہ نہایت عمدہ کر کے ''سنت و بدعت'' کے نام سے شائع ہو گئی۔ جس کو دیکھ کر دو جہت سے خوشی ہوئی کہ ہمارے شیخ ومرشد کی آرزو وتمنا پوری ہوئی انشاء اللہ ان کی

روحانیت کوسرور نصیب ہوگا۔دوسرے یہ کہ امت کے لئے یہ کتاب جو اصلاح وتربیت کے باب میں بے حد کار آمد ہے وہ منصۂ شہود میں آ گئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے امت کے داعین ، مصلحین ومرشدین کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کرنے میں آسانی ہوگی کہ بقول امام غزالیؒ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین میں قطب اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بہر حال یہ تو ہوہی گیا جس سے مولانا قابل تہنیت تھے ہی اب اسی زمانہ میں مزید دینی علم کے افادہ اور اطمینان کے لئے اس کتاب میں احادیث مندرجہ کی تعلیق وتخریج کی خدمت بھی انجام دینے کی سعی فرمارہے ہیں جو انشاء اللہ جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ کر اہل علم کے ہاتھوں میں آجائے گی، اس لئے اس کام کی وجہ سے مزید مبارک باد کے مستحق ہیں اسلئے کہ اس زمانہ میں تعلیق وتخریج کے بغیر کتاب میں کمی کا احساس ہوتا ہے۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو باحسن وجوہ پایہ تکمیل کو پہنچائے اور اصحاب علم وارباب دعوت کے لئے تحفہ نایاب بنا کر قدر کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اخیر میں امت مسلمہ سے درخواست ہے کہ ایسی علمی واصلاحی کتابوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کی سعی کریں۔ تاکہ اللہ کی رضا وخوشنودی کی نعمت سے فائز المرام ہوں اور علماء کی قدر کریں اور ان سے محبت و عقیدت کا معاملہ کریں، انشاء اللہ اس سے صحیح راستہ پر قائم رہیں گے اور اللہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ومعرفت ومحبت سے مشرف ہوں گے۔ ہذا ما سنح لی واللہ الموفق للرشاد والسواد

والسلام محمد قمر الزماں الہ آبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشات

از مترجم

مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(جدید اور تخریج شدہ ایڈیشن کے متعلق)

آج سے تقریباً بائیس برس پہلے ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء میں خاکسار نے مصر کے محقق، اصولی، مربی، مصلح، عالم دین، شیخ علی محفوظؒ (متوفی ۱۹۴۲ء) کی محققانہ اور نہایت بصیرت افروز کتاب ''الابداع فی مضار الابتداع'' کا ترجمہ کیا تھا جو ''سنت و بدعت'' (حقائق اور واقعات کی روشنی میں) کے نام سے زمزم بکڈپو دیوبند سے شائع ہوئی اور اصل کتاب کی طرح یہ ترجمہ بھی بحمدہ تعالیٰ علمی اور دینی حلقوں میں بہت مقبول ہوا اور ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور الحمد للہ اس سے ایک بڑی ضرورت پوری ہوئی۔ لیکن اس وقت کتاب کے صرف ترجمہ ہی کی طرف توجہ تھی اور وہ بھی ایک مشکل کام تھا جو اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے انجام پایا اس لئے نصوص واحادیث کی تخریج کی خدمت انجام نہیں دی جا سکی، اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس طرف توجہ بھی نہیں ہوئی، بس اصل کتاب میں جس طرح حوالے تھے اسی طرح ترجمہ میں رکھے گئے۔ مگر اب چونکہ معیار طباعت اور ذوق مطالعہ کے تقاضے بدل چکے ہیں تو ضرورت محسوس ہوئی کہ احادیث ونصوص کی تخریج ہو جائے۔ چنانچہ ترجمہ پر نظر ثانی کی گئی اور تخریج کی خدمت عزیزم ڈاکٹر مولوی حافظ سید محمد ضیاء الدین مظاہری سلمہ (پی ایچ ڈی) کے سپرد کی گئی۔ انھوں نے ماشاء اللہ یہ علمی خدمت باوجود اپنی مصروفیات کے بڑی تندہی محنت اور شوق ودلچسپی سے انجام دی فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً وزادہ شرفاً وعلماً واطال عمرہ بالصحۃ والعافیۃ۔

کتاب میں احادیث کا بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے، کیونکہ مصنفؒ کا قلم سیال اور طرز استدلال پرزور ہے چنانچہ وہ بڑی قوت کے ساتھ اپنے دلائل پیش کرتے ہیں اور مخالفین پر شدت کے ساتھ نکیر کرتے ہیں اور اس کے لئے کثرت سے شواہد شرعیہ پیش کرتے ہیں۔

کتاب کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل اور بعض اوصاف وخصوصیات میں امتیازی شان کے حامل اور جلیل القدر مرشد اور مربی مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادیؒ کی نظر میں اس کی بڑی وقعت تھی اور وہ اس کے

مضامین اپنی مجلسوں میں سناتے تھے اور کتاب کے ترجمے کے خواہشمند تھے جیسا کہ حضرت مصلح الامتؒ کے خویش، ان کے تلمیذ خاص، تربیت یافتہ اور ان کے فیض صحبت سے استفادہ کرنے والی شخصیت شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم کی تحریر جو اس ایڈیشن میں کتاب کی زینت ہے، اس پر شاہد ہے۔ ہم حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم کے شکر گذار ہیں کہ ان کی یہ تحریر کتاب کے پروقار تعارف کا ذریعہ بھی ثابت ہوئی فجزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔

نیز برادر مکرم و معظم حضرۃ الحاج سید شاہد حسن صاحب زادمجدہم بن مخدومنا المکرّم مرشدی سید حسین صاحب قدس سرہ ونواسہ حضرۃ العلامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ممنون ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی اور کرمفرمائی سے یہ علمی اور دینی خدمت بہ سہولت انجام پذیر ہوسکی۔ حق تعالیٰ ان کو، ان کے اہلخانہ اور اولاد واحفاد کو دینی اور دنیوی ترقیات سے مدام نوازتے رہیں اور اپنی نصرت وحفاظت اور عافیت سے سرفراز فرمائیں۔ (آمین)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو خالص اپنی رضا کے لئے بنادیں، اس کے نفع کو عام وتام فرمائیں اور شرف قبولیت سے نوازیں (آمین) اور طباعت واشاعت کے مراحل کا انتظام اپنے خزانہ غیب سے فرماکر آسان فرمادیں۔ (آمین)

احقر سید محمد غیاث الدین غفرلہ

۱۹ر جمادی الثانیہ ۱۴۴۴ھ/۱۲ر جنوری ۲۰۲۳ء

جمعرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشات

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفىٰ امّا بعد:

پیش نظر کتاب ''الابداع فی مضا ر الابتداع '' حجم اور ضخامت کے لحاظ سے متوسط ہونے کے باوجود ''سنت و بدعت'' کے موضوع پر نہایت جامع اور اصول وفروع پر حاوی ہے۔ مصنف نے اس میں دلائل کتاب وسنت کے اتنے نصوص اور بدعات کی اتنی جزئیات، ان کے نقصانات اور ان کے موجب خسران ہونے کے اس قدر براہین جمع فرما دیئے ہیں کہ اگر اس کتاب کو اپنے موضوع کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو، اسی کے ساتھ مصنّف کے اخلاص اور جذبہ اندرون، اسلام کا درد اور مسلمانوں کی زبوں حالی پر کڑھن اور قلبی کوفت، ان کی دلسوزی اور اصلاح حال کے لئے ان کی انتھک مساعی اور جگر کاوی نے مضامین کتاب کے اندر تاثیر اور اثر انگیزی کی قوّت پیدا کردی ہے، چنانچہ اس میں ایک طرف علمی دلائل و براہین اور قوّت استدلال کا بحر موّاج ٹھاٹھیں مار رہا ہے تو دوسری طرف اس صدق واخلاص کی قوّت تاثیر بھی زوروں پر ہے جو علماء ربّانیّین اور مخلص داعین الی اللہ تعالیٰ کے کلام وتحریر کا خاصہ اور امتیاز ہے جنہیں یہ وصف خاص اللہ کے سچے انبیاء اور پیغمبروں کی وراثت میں ملتا ہے۔

اس کتاب کی اہمیت، نافعیّت، اور مقبولیّت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ عالم اسلامی کے سب سے بڑے علمی و دینی مرکز'' جامع از ہر'' مصر کے'' شعبہ دعوت وتبلیغ'' کے نصاب میں شامل کی گئی اور وہاں کے اکابر شیوخ وعلماء نے اس پر تقریظیں لکھیں اور مصنّف کی محنت کو قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھا اور سراہا۔ مصر کے مشہور ومعروف مؤقر علمی ودینی مجلّہ ''المنار'' کے مدیر شہیر نامور فاضل اور محقق سیّد محمد رشید رضا نے اس پر ایک مؤثر تبصرہ شائع کیا جس کا ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ اسکے علاوہ بلاد عرب میں اس کتاب کی بہت پذیرائی ہوئی اور عوام وخواص خصوصاً علماء اور داعین کے حلقہ نے اسکو ہاتھوں ہاتھ لیا۔

اس ناچیز نے جب اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اندازہ ہوا کہ جہاں تک رسوم و بدعات اور خرافات و روایات کا تعلّق ہے مصر اور ہندوستان میں کافی حد تک مشابہت اور یکسانیت ہے خواہ وہ عقائد وعبادات سے متعلق ہوں یا معاشرت اور معاملات سے۔ اس لئے احقر کو خیال ہوا کہ اگر اس کا اردو ترجمہ ہو جائے تو اردو خواں طبقہ تک اس کا فائدہ عام ہو جائے اور کیا عجب ہے کہ بہت سے بندگان خدا کی اصلاح کا ذریعہ ثابت ہو۔ آج جبکہ علمائے مصر کی اکثریت مغربی تہذیب ومعاشرت کے سحر سے مسحور اور اسکے تیز وتند سیل رواں میں بہہ چکی ہے، اس کتاب کے مصنف نے جو ایک مصری ہی عالم اور جامع از ہر کے استاذ تھے اس کھوٹی تہذیب و

تمدن پر کس طرح طاقتور اسلوب میں پوری دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ نکیر اور مخلصانہ تنقید فرمائی ہے، یہ کتاب اس پر بیّن دلیل ہے۔

اس کتاب کا مقدمہ اور پہلا باب امام شاطبیؒ (متوفی ۷۹۰ھ) کی کتاب ''الاعتصام'' سے ماخوذ ہے، مقدّمہ میں غربت اسلام سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پر محققانہ اور داعیانہ بحث مکمل بصیرت اور پوری دردمندی کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور پہلے باب میں سنّت و بدعت پر اصولی حیثیت سے نہایت فاضلانہ بحث ہے جو اہل علم کیلئے بہت اہم اور کام کی ہے۔ اور دوسرا باب ابن الحاج مالکیؒ (متوفی ۷۳۷ھ) کی کتاب ''المدخل'' سے ماخوذ ہے اس باب کی بارہ فصلوں میں دین حق کے تمام ابواب خمسہ عقائد، عبادات، معاشرت معاملات، اور اخلاق میں درآئے غلط رسوم وروایات اور اوہام وخرافات پر مفصّل اور مدلل تنقید فرمائی ہے اور ساتھ ہی ان کے مقابل سنّت کی اتبّاع وپیروی کی ترغیب وتحریض بھی فرمائی ہے۔

مصنّف علاّم سیّد علی محفوظؒ ایک باخبر، صاحب بصیرت محقّق عالم مجلس کبار علماء کے رکن اور جامع ازہر شریف میں استاذ تھے، وہ دعوت وارشاد کی وہبی صلاحیتوں سے سرفراز اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے جذبہ سے سرشار تھے، قلب کے سوز وگداز، محبت الٰہی اور عشق نبوی کی دولت سے مالا مال اور احسان وسلوک کی راہ سے بھی آشنا تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریر میں مکمل اعتدال اور کامل توازن موجود ہے۔

اگر یہ کتاب ہمارے مدارس کے منتہی طلبہ کو پڑھا دی جائے اور تبلیغ ودعوت کے کام کرنے والے نیز خطباء اور مقرّرین اسکو اپنے مطالعہ میں رکھیں تو علم میں اضافہ ہونے کے ساتھ فرائض دعوت کی انجام دہی میں سہولت بھی ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ خود اپنی اصلاح میں بھی معاون ہوگی۔ خاص طور سے دوسرا باب اس لائق ہے کہ اس سے تمام اردوخواں اہل اسلام کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور مساجد کے ذمہ داروں اور اماموں کو اپنے اپنے مقام پر اس کو سنانے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

میں نے ترجمہ میں زبان کی سلاست وروانی پر خاص توجہ دینے کے بجائے ادائے مطلب کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کتاب میں دینی نصوص وعبارات بکثرت ہیں اور سلاست وروانی کے پیچ وخم میں الجھ کر اکثر بات کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے، جس کا ادراک واحساس اسوقت ہوتا ہے جب اصل کتاب سامنے ہو اور مطالعہ کرنے والا دونوں زبانوں کا عالم ہونے کے ساتھ فہم مطالب ومعانی کا بھی سلیقہ رکھتا ہو، اسلئے ناظرین باتمکین سے گذارش ہے کہ اگر کہیں ترجمہ پن محسوس کریں تو مترجم کی اس کوتاہی سے درگذر کریں اور مظروف کے حسن پر نظر کرکے ظرف کے نقص وعیب سے چشم پوشی فرمائیں۔ اور بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائیں کہ حق تعالیٰ اسکو مصنّف، مترجم اور ان کے والدین واساتذہ کیلئے مغفرت کا ذریعہ بنادیں۔

آخر میں یہ ذکر کردینا بھی ناگزیر ہے کہ اس کتاب کی مکمل کتابت بذریعہ کمپیوٹر برخوردارم احقر زادہ

عزیزم مولوی سید **محمد ضیاء الدین** سلمہ مظاہری ایم،اے (عربی) نے بڑی محنت سے کی ہے۔عزیزم ظفر عالم سلمہ ایم،اے (انگریزی) اور اپنے دو چھوٹے بھائیوں برخوردار عزیزم مولوی سید محمد عمادالدین سعد سلمہ مظاہری اور برخوردار عزیزم حافظ سید محمد راشد سلمہ کے تعاون سے اس کی تصحیح اور پروف ریڈنگ میں بہت جانفشانی اور مشقت کی ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کو اوران کے باقی بھائی بہنوں کو بھی زیورعلم وعمل سے آراستہ فرمائیں اور تمام شرور وفتن سے محفوظ رکھ کر دین ودینا کی ترقیات سے نوازیں۔(آمین)

نیز بہت سے احباب نے کتاب کی اشاعت میں بڑی جدو جہد کی اور احقر کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی ہے،ان سب مخلصین کیلئے تہ دل سے شکرگزارہوں اوران کی عافیت دارین کیلئے بہ صمیم قلب دعا گو ہوں۔

احقر سیّد محمد غیاث الدین غفرلہ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معروضات

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی اپنی بساط بھر گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی، بظاہر تو یہ بندۂ عاجز اس لائق نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی تحقیق وتعلیق کرے البتہ اتنا ضرور ہے کہ نظر سے اوجھل نامعلوم اشیاء کی تلاش وجستجو کا تھوڑا بہت شوق ہے۔

آج سے تقریباً پچیس برس قبل جبکہ کمپیوٹر کے ذریعہ اردو ٹائپنگ کا نیا نیا دور تھا احقر نے محض اپنے شوق سے اس کتاب کی کمپوزنگ کی ذمہ داری لی تھی اور الحمدللہ بحسن بخوبی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا تھا، اس وقت تو بس کمپیوٹر پر لکھنے کا ایک شوق تھا اور کچھ بھی نہیں اس لئے اس کتاب میں کیا ہے؟ کتنی اہم ہے؟ وغیرہ وغیرہ امور سے کوئی بحث نہیں تھی۔

حضرت والد مکرم مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے مجھ سے ایک دن جب یہ فرمایا کہ: ''سنت و بدعت'' میں آئے ہوئے نصوص کی تخریج کرڈالو'' اس بات سے طبیعت پر ایک خاص اثر ہوا کیونکہ اتنے عظیم المرتبت اور بلند پایہ کام کے لئے اپنے کو بالکل موزوں اور اہل نہیں پارہا تھا، حضرت والد صاحب دامت برکاتہم العالیہ جب ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں والدہ محترمہ اور میرے دو برادر خورد مولانا سید عماد الدین مظاہری اور مولانا سید محمد راشد کو اپنے ساتھ لیکر حج مبرور پر تشریف لے گئے تو فون پر مجھ سے فرمایا کہ یہاں پر بعض علماء سے ''سنت و بدعت'' پر گفتگو ہوئی اور جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ اس پر تخریج کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے تو ان حضرات نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اس لئے تم اس کا کام شروع کردو۔

تاہم ''الابداع'' (سنت و بدعت) پر کام کرنے کی مجھے ہمت نہیں ہورہی تھی اس لئے کہ یہ کام بڑا بھی تھا اور مشکل بھی، لیکن حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کے حکم کی پاسداری میں ہمت کر لی اور والد صاحب عمت فیوضہم کی نگرانی میں تخریج کا کام شروع کردیا، اس طرح دوبارہ ''سنت و بدعت'' کو پچیس سال بعد بغائر مطالعہ کرنے کی توفیق نصیب ہوئی، اس وقت معلوم ہوا کہ یہ کتاب اپنے موضوع میں کتنی اہمیت کی حامل ہے اور اس میں کیا کیا لعل و جواہر پوشیدہ ہیں۔

تخریج کے کام میں کبھی کبھی بعض دوسری علمی مصروفیات کی بناء پر رکاوٹیں بھی آئیں لیکن جب

کووڈ ۱۹ کی وجہ سے سارے عالم میں زندگیاں مسدود ہو گئیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں مقید ہو کر رہ گئے تو پھر اللہ تعالیٰ نے تخریج احادیث کے لئے خوب فراوانی سے وقت مہیا کرا دیا اور تقریباً کم و بیش دو سال کے عرصہ میں ''سنت و بدعت'' کی تخریج کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، فالحمد للہ علی ذلک۔

اتنا عرصہ اس لئے بھی لگ گیا کہ بعض حدیثوں کی تلاش و جستجو میں ایک ایک ہفتہ اور دسیوں دن کام آ گئے اور اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ وہ حدیث کسی بڑی روایت کا کوئی ایک ٹکڑا ہوتا جو اپنے موضوع سے ہٹ کر دوسرے موضوع اور دوسرے باب کی احادیث میں مذکور ہوتا اور مجھ جیسے کم علم کا ذہن اس طرف جلدی متوجہ نہ ہو پاتا۔

استاذ شیخ علی محفوظ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کو مدلل کرنے کے لئے بغیر کسی مرعوبیت کے ''الابداع'' (سنت و بدعت) میں تقریباً سات سو احادیث ذکر کی ہیں جن میں اکثر و بیشتر مرویات کتب صحاح ستہ، مسانید صحیحہ اور دیگر کتب احادیث معتبرہ سے ماخوذ ہیں جس سے شیخ کی علمی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔

''سنت و بدعت'' کی تخریج میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت کی گئی ہے:

۱ آیات کی تخریج وہیں پر کر دی گئی ہے جہاں آیت وارد ہوئی ہے۔

۲ احادیث کی تخریج اسی صفحہ کے حاشیہ میں کی گئی ہے۔

۳ کوشش کی گئی ہے کہ اسی صفحہ کی احادیث کی تخریج اسی صفحہ کے حاشیہ میں آ جائے تاکہ مستفیدین ورق گردانی کی دقت سے بچ سکیں۔

۴ احادیث کی تخریج میں کوشش کی گئی ہے کہ جو الفاظ ''الابداع'' میں آئے ہوئے ہیں وہی مل جائیں۔

۵ اگر من وعن وہی الفاظ مجھے نہیں مل پائے اور اسی مطلب و معنی کی دوسری روایت ملی تو اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اور اس روایت کے الفاظ بھی تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

۶ اگر ایک حدیث کی کئی روایتیں مختلف الفاظ کے ساتھ مختلف کتب میں ہیں تو ایک دو تحریر کرنے کے بعد ''واللفظ لہ'' لکھ کر یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ''الابداع'' میں وارد حدیث کے الفاظ اس کتاب کے ہیں۔

۷ ''الابداع'' میں کوئی روایت ایک راوی سے ذکر ہے اور مجھے وہی روایت کسی دوسرے راوی سے ملی تو اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

۸ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی تخریج ایسے ایڈیشن سے کی جائے جو معروف مطابع سے طبع ہوئی ہوں تاکہ باحثین کو رجوع کرنے میں آسانی ہو۔

۹ احادیث کی تخریج میں پہلے رقم الحدیث اس کے بعد کتاب اور باب بھی لکھا گیا ہے۔

۱۰ کچھ مراجع میں پی ڈی ایف کتب سے رجوع کیا گیا ہے۔

۱۱ جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے خواہ وہ پی ڈی ایف کی شکل میں ہوں یا اصل کتاب ہوں ماخذ

کے سطور میں ان کے مطبع، سن طباعت کا ذکر خاص طور سے کر دیا گیا ہے۔

۱۲ جو روایت مجھے کتب احادیث میں نہیں نظر آئیں وہاں پر میں نے ''لم اجدہ'' تحریر کر دیا ہے۔

۱۳ روایت نہ ملنے سے مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ حدیث ہے نہیں، بلکہ مجھ جیسے کم علم، بے بضاعت شخص کو اس حدیث تک رسائی نہیں ہو پائی۔

میں حضرت والد محترم ومکرم مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انہیں کی تربیت نے مجھے قال اللہ وقال الرسول کی مشک وعنبر کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ تر صداؤں میں مشغول کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، شرور وفتن زمانہ اور حاسدین کے حسد اور مبغضین کے بغض سے محفوظ فرمائیں۔ اور حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کی سرپرستی، ان کی دعائیں، شفقتیں، مہربانیاں ہمارے اوپر صحت وعافیت کے ساتھ قائم ودائم رکھیں اور والدہ محترمہ کی آہ سحر گاہی سے ہمیں کبھی بھی محروم نہ کریں۔ (آمین)

شیخ طریقت حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم اور حضرت والد صاحب مدظلہم العالی کے تعلقات کافی قدیم ہیں، حضرت اس کا بہت خیال رکھتے ہیں اور بڑی محبت فرماتے ہیں اور ہم لوگوں کو شفقت ورحمت کی نظر سے دیکھتے ہیں، میں ان کا بھی شکر گذار ہوں کہ انھوں نے اپنی گراں قدر تحریر سے کتاب کو زینت بخشی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے محبوب ومقبول پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کے مقصد سے عمل میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصنف اور مترجم کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے اور مجھے بھی اس میں شامل فرمالیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ڈاکٹر محمد ضیاء الدین مظاہری
۲۰/جمادی الثانیہ ۱۴۴۴ھ
۱۳/جنوری ۲۰۲۳ء
جمعہ

تقریظات علماء

تقریظ

حضرۃ صاحب الفضیلۃ الاستاذ العظیم الشیخ دسوقی العربی المالکی

رکن مجلس کبار علماء، ازہر شریف (مصر)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین، والصلاۃ والسلام علی اشرف الخلق سیّدنا محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین، وعلی الکل وصحابتہ الھادین الی الصراط المستقیم، واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان سیّدنا محمّداً رسول اللّٰہ ارسلہ عزّ وجلّ الی الناس اجمعین، فبلغ الرسالۃ وادی الامانۃ وحض علی اتّباع السنۃ ونھی عن اتباع البدعۃ، فجزاہ اللّٰہ عن الامّۃ خیر الجزاء وافاض علیہ من الکمالات ما لا یعلم کنھہ الا اللّٰہ، اما بعد:

میں حضرت مؤلف فاضل، واعظ المسلمین، استاذ المرشدین الاستاذ العلامہ الشیخ علی محفوظ (جو جامع ازہر شریف کے علماء میں سے ہیں اور شعبۂ تخصص وعظ وخطابت میں مدرس ہیں) کی کتاب ''الابداع فی مضار الابتداع'' کے بعض اجزاء سے واقف ہوا، اس کی ابتدا اور جو اجزاء میں نے دیکھے وہ مجھے پسند آئے اور پوری کتاب مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوا، تاہم استاذ پر اپنے اعتماد اور اس راہ میں ان کے ماضی سے اپنی واقفیت کی بناء پر ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ان کی یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک بہترین کتاب ہے، جو لوگوں کے سامنے آئی ہے۔ باوجود حجم کے کم ہونے کے یہ ایسی چیزوں کو جامع ہے جن کو کوئی اور کتاب حاوی نہیں ہے اور ساتھ ہی اسلوب میں متانت، عبارت میں سلاست بھی ہے اور صحت نقل اور باریک بینی کے ساتھ استنباط نتائج بھی ہے، اور اس میں کچھ تعجب بھی نہیں کہ استاذ گرامی ہمارے علم کے مطابق بہترین واعظ اور ہمارے زمانہ میں مرشدین ومصلحین کے سردار ہیں، اور چیز اپنے معدن میں قابل تعجب نہیں ہوتی۔

حاصل یہ کہ استاذ نے اپنی ذات کو لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے اور سنّت کو مضبوط پکڑنے اور بدعت سے نفرت دلانے کی ترغیب دینے کے لئے مقرر کر رکھا ہے، اور اسکے لئے وہ موقع کے انتظار میں رہتے ہیں باوجودیکہ ان کے ساتھ ازہر کے اسباق بھی متعلق ہیں، اور اس پر ان کو آمادہ کرنے والی چیز صرف دین قویم کی اتباع اور لوگوں کو جہالت وبدعت کی ظلمت سے نکال کر علم ویقین کے نور کی طرف لانے کی سچّی رغبت اور خواہش ہے، اس راہ میں انھوں نے ایک طویل زمانہ گزارا ہے، لہٰذا اگر ہم یہ فیصلہ کریں کہ ان کی کتاب اپنے باب میں سنّت کی بہترین کتاب ہے جو لوگوں کے سامنے آئی ہے تو نہ یہ غلو ہوگا اور نہ رواداری کی نمائش۔ اللہ تعالیٰ اسکے فاضل مؤلف کو بہترین جزاء عطا فرمائیں اور ان کو علماء کے لئے قدوۂ حسنہ بنائیں اور ان کی کتاب کے نفع کو عام فرمائیں، آمین، وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العٰلمین۔

دسوقی عبداللہ العربی

تقریظ

حضرۃ صاحب الفضیلۃ الاستاذ العظیم الشیخ یوسف الدجوی المالکی

رکن مجلس کبار علماء، ازہر شریف (مصر)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، الحمد للّٰہ الھادی الی الصراط المستقیم ، و الصلاۃ والسلام علی سیّدنا محمّد ذی الخلق العظیم والمنھج القویم ، وعلی آلہ و صحبہ و عترتہ وحزبہ الذین اظھروا الشعائر واحبواالسنّۃ وحاربوا البدع والکبائر اولئک علیھم صلوات من ربّھم و رحمۃ و اولئک ھم المھتدون، امّابعد:

بلاشبہ اعمال نیک میں سب سے افضل اور خصال خیر میں سب سے احسن اللہ کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دعوت دینا اور ہدایت وفلاح کے راہ کی رہنمائی کرنا ہے، اور چونکہ اس زمانہ میں کہ جس میں بدعات وخواہشات کا سیلاب سر سے اونچا ہوگیا ہے اور قریب ہے کہ اس میں شریعت سمحہ غرّاء کے معالم مٹ جائیں یہ اسی وقت انجام پاسکتا ہے جبکہ بدعت وسنّت کے درمیان کے فرق کی حد بندی کردی جائے اور اتّباع کی سعادت وخیر اور ابتداع کی شقاوت اور نقصان کو بیان کیا جائے ،اسلئے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں بدعات کے اصول وفروع کا بیان اور اس کی خرابیوں اور نقصانات کی تفصیل ہوتا کہ وہ واعظ کے لئے اپنی مہم کی ادائیگی میں زادِ راہ اور چراغ ہو جو اسکے سامنے دعوت کے سلسلہ میں راہ راست کو روشن کردے۔ میں اس عظیم کتاب مسمّٰی بہ ’’الابداع‘‘ کے کئی مقامات سے واقف ہوا جس کو علامہ فاضل، استاذ کامل شیخ علی محفوظ نے تالیف فرمایا ہے، میں نے اس کو اپنی رائے میں ایک بہترین کتاب پایا جس میں مباحث کی تحقیق کے ساتھ الفاظ کی شیرینی اور ترتیب کا حسن بھی موجود ہے، اور اس پر کوئی تعجب بھی نہیں کیونکہ استاذ (مؤلف) اجلّ علمائے برہان اور شہسواران میدان بیان میں سے ہیں اور بہترین مرشد اور بڑے درجہ کے نمایاں واعظین میں سے ہیں۔ اور ہمیشہ امّت میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی ،ان کے مخالفین ان کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچاسکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچے گا ،اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور اسکے مؤلف کو اس کتاب سے نفع عطا فرمائے اور مؤلف کو اسلام کی طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔

انّہ سمیع الدعاء

(یوسف الدجوی من ہیئۃ کبار العلماء)

تقریظ

حضرۃ صاحب الفضیلۃ الاستاذ العظیم الشیخ الدیناری الشافعی

شیخ معہد طنطا ورکن مجلس کبار علماء ازہر شریف

بسم الرحمٰن الرحیم،الحمد للّٰہ الذی انعم علی عبادہ بنعمۃ الایما ن والاسلام وارشدھم الی سبیل الر شاد علی لسان انبیائہ علیھم الصلا ۃ والسلا م و اصطفیٰ من الامۃ الاسلامیّۃ مر شدین ھا دین بیّنوا الحقّ من البا طل ومیّزو االخبیث من الطیب یلقّون احکا مہ ویر شدو ن الیٰ سبیل السعا دۃ والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ ا جمعین ، امّا بعد ۔

امّت مسلمہ نے اپنی گذشتہ عظمت اوراپنے نبی کی سنّت کوترک کر دیا اور بدعات وخواہشات کے راستہ پر چل پڑی ،فرقے فرقے اور جماعت در جماعت ہوگئی اوراپنے ہی سر پر سوار ہوگئی، گویا کہ اس نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس راستہ میں اگر وہ آگے بڑھتی گئی تو فنا کے گھاٹ اتر جائے گی جو کہ تفرق اور افتراق کا لازمی نتیجہ ہے خصوصاً اس دین میں افتراق کا جس پر تمام امور کا دار ومدار ہے۔اللہ سبحانہ نے علمائے امّت کو حکم دیا ہے کہ وہ امّت کا ہاتھ پکڑ کر سنّت صحیحہ کی طرف رہنمائی کریں اور حجّت و برہان کے ساتھ اس کی رہبری کریں یہاں تک کہ وہ اللہ کی اس امانت کو ادا کر دیں جو اس نے ان کی گردن میں ڈالی ہے۔

شیخ کبیر علامہ خطیر شیخ علی محفوظ نے اس فریضہ کو انجام دیا اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ’’الابداع فی مضار الابتداع‘‘ رکھا، میں نے اسکا مطالعہ کیا تو اس کو مطلوب ومقصود اور متاع گمشدہ پایا،اس میں انھوں نے بہت واضح الفاظ اور عمدہ وبلند معنیٰ میں کتاب وسنّت کے طریق کو بیان کیا ہے،ان کو مضبوط تھامنے کی رہنمائی کی ہے،اور بدعات کو بیان کر کے ان کے ارتکاب سے منع کیا ہے،اللہ تعالیٰ ان کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دیں،اور اسلام اور مسلمانوں کو نفع پہنچانے کی ان کو توفیق ارزانی فرمائیں۔

تقریظ

حضرۃ صاحب الفضیلۃ الاستاذ الجلیل الشیخ ابراہیم صقر المیہی الشافعی

مدرس بالقسم العالی۔ازہر شریف

بسـم اللّٰه الرحمٰن الر حیم ، الحمد للّٰه الّذی ارسل رسوله با لهد یٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کلّه ، و الصلاة و السلام علی خیر الانام سید نا محمد و علی آله وحزبه وبعد:

میں نے اس کتاب مسمیٰ ''الابداع'' کے بعض اجزاء کا مطالعہ کیا جو ایسے علامہ مؤلف کی تالیف ہے جن کو وعظ وارشاد میں زبردست دسترس حاصل ہے۔میں نے پایا کہ یہ بلند معانی کے ساتھ عبارت کی شیرینی اور الفاظ کی لطافت کی بھی جامع ہے جو اپنے سحر سے عقول پر حاوی ہو جاتی ہے اور واعظین اور جن کو وعظ کہا جائے دونوں کو راست تر راستہ اور بہتر دروازہ پر قائم کرتی ہے، یہ کتاب اس لائق ہے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں ،اس نے معانی اور محاسن کو اپنے سامنے جمع کر لیا ہے۔اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اسکے مؤلف کو اطراف عالم میں شہرت عام حاصل ہے اور وہ آفتاب نیمروز کے مثل روشن ہیں،اللہ تعالیٰ ان کو دین اور علماء کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کو دین کے ستونوں کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ملحدین اور دین کا برُا چاہنے والوں کی زبان کاٹ دے کہ وہی دعا کا سننے والا اور امّت سے مصیبت کو دور کرنے والا ہے۔

تقریظ

حضرۃ صاحب الفضیلۃ الاستاذ العظیم الشیخ محمد العنانی المالکی

رکن مجلس کبار علماء۔ ازہر شریف

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، ا لحمدللّٰہ مبد ع الکا ئنات و الصلاۃ و السلام علی افضل من نھی عن ا تباع البدع و الضلالات وعلی آلہ اعلام الھدایۃ و اصحابہ البعیدین عن الغوایۃ امّا بعد ۔

مجھے کتاب'' الابداع '' سے واقفیت حاصل ہوئی جوحضرت مؤلف نابغہ فن نمونہ سلف برادرم شیخ علی محفوظ کی تالیف ہے، میں نے اس کتاب کواسم بامسمّٰی پایا،مؤلف نے اس میں خوب خوب ندرت کی جلوہ سامانی دکھلائی ہے،کتنی ہی آیات بیّنات ہیں جن سے انھوں نے استشہاداور کتنی احادیث صحیحہ ہیں جن سے انھوں نے استدلال کیا ہےاور کتنی ہی مثالیں اور حکمتیں بیان کی ہیں۔خلاصہ یہ کہ کوئی صحیح طریقہ نہیں چھوڑا جس کوانھوں نے بیان نہ کیا ہواور نہ کسی مفید چیز کوچھوڑا جس کواس میں شامل نہ کرلیا ہو، چنانچہ یہ ایسی کتاب ہے جوسلامتیٔ عبارت،صحت نقل،حسن بیان،متانت اسلوب اور دقّت معنیٰ کی جامع ہے۔یہ ایسی کتاب ہے جواس شخص کے لئے مرشداوررہبر بننے کی صلاحیت رکھتی ہے جووعظ نافع کا ہنرسیکھنا چاہتا ہو،اور جوشخص اس کی ہدایت سے راہ یابی اوراس کی روشنی سے منوّر ہونا چاہےاس کے لئے ہادی ورہبر بننے کے لائق ہے۔میں استاذ (مؤلف) کے فضل ومہارت کوسنا کرتا تھا خصوصاً کتاب کے اس باب میں لیکن جب میں نے ان کی اس کتاب کودیکھا تو میں نے کہا کہ ''شنیدہ کے بود مانند دیدہ'' تو پھر یہ کچھ انوکھی بات نہیں ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب کا نام ''الابداع'' رکھا،اسلئے کہ وہ اس لائق ہے کہ اس کا نام مرشدالی الطریق القویم اور ہادی الی الصراط المستقیم رکھا جائے اللہ تعالیٰ اس سے مسلمانوں کونفع پہنچائیں اورمؤلف کوثواب جزیل عطافرمائیں اور علماء کے لئے اس کوایک صالح مثال اورقدوۂ حسنہ بنائیں،آمین ۔

کتبہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ

محمد عبدالفتاح العنانی المالکی من ہیئۃ کبارالعلماء بالازہرالشریف

تقریظ

یہ تقریظ سید محمد رشید رضا نے مجلّہ ''المنار'' میں کتاب ''الابداع فی مضارّ الابتداع'' کے متعلق لکھی تھی

(سید محمد رشید رضا مصر کے نامور اور معروف ترین فاضل تھے، انھوں نے ہندوستان کا بھی سفر کیا اور یہاں کے مدارس کی زیارت اور علماء سے ملاقات کی اور بہت متاثر ہوئے ''المنار'' انھیں کی ادارت میں نکلنے والا نہایت مؤقر اور بلند پایہ علمی مجلّہ تھا) احقر مترجم غفرلہ

یہ ایک نئی کتاب ہے جو برادرم استاذ شیخ علی محفوظ نے تصنیف فرمائی ہے جو الاستاذ الامام (شیخ محمد عبدہ) کے تلامذہ میں سے ہیں، وہ دوسرے ایڈیشن کے آخر میں اسکی دوبارہ اشاعت کا سبب ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جب حضرت صاحب الفضیلۃ مولانا الاستاذ الاکبر الشیخ محمد مصطفیٰ المراغی جامع از ہر شریف کے منصب مشیخت اور اس کی مجلس اعلیٰ کی صدارت پر متمکن ہوئے تو ان کے حکیمانہ اعمال میں سب سے پہلا عمل یہ تھا کہ انھوں نے (اللہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے) اپنی توجہ شعبہ وعظ وخطابت اور اس کے طریقہ تعلیم کے ایسی اصلاح کی طرف مبذول کی جو اس فن میں طلبہ کی مہارت کا کفیل اور ضامن اور عصر حاضر کی روح کے مناسب ہو چنانچہ انھوں نے نصاب تعلیم میں مفید ترمیم واصلاح کی اور بدعات ورسوم کے مضمون میں اہم اضافہ فرمایا اور از ہر کی مجلس اعلیٰ کے سامنے اس سے متعلق ایک میمورنڈم پیش کیا جس کو مجلس نے بروز منگل ۱۳؍ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ کے جلسہ میں منظوری دیدی۔ اور یہ کتاب دوسری بار مذکورہ سن ذوالحجّہ میں طبع ہوئی، پہلے ایڈیشن کے مقابلہ میں اس ایڈیشن میں کچھ مفید تنقیحات اور وہ اضافات زیادہ ہیں جن کو جلسہ مذکورہ میں مجلس اعلیٰ نے برقرار رکھا۔

اس کتاب میں ایک مقدّمہ، دو باب اور ایک خاتمہ ہے۔ مقدمہ میں دو بحثیں ہیں، پہلی بحث میں دین کی غربت سے متعلق صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کا بیان ہے، اور دوسری بحث میں تمسک بالدین

اورسنّت نبویہ کے احیاء کا بیان ہے۔اور پہلا باب اصول وقواعد کے اعتبار سے بدعت پر بحث اور غور وفکر کے بیان میں ہے، اس میں سات فصلیں ہیں،اس کا بیشتر حصّہ شاطبیؒ کی کتاب ''الاعتصام'' سے ماخوذ ہے اور دوسرا باب فروع کے اعتبار سے بدعت پر بحث اور غور وفکر کے بیان میں ہے،اس میں بارہ فصلیں ہیں، مساجد کی بدعات، مقابر ومزارات کی بدعات، جنائز اور سوگ کی بدعات، وہ بدعات جو عبادات میں ہوتی ہیں، موالد کی بدعات، شادیوں کے منکرات، تیوہاروں اور عیدوں کی بدعات، تصوّف کے ارباب طریقت کی بدعات، اعتقادات کی بدعات، ضیافت اور ولیموں کی بدعات، معاشرت اور رسوم کی بدعات، عوام کی خرافات اور اوہام، اور ہر فصل میں بکثرت مسائل ہیں، اس میں کتاب ''المدخل'' کی تلخیص کی ہے، اور ان منکرات اور بدعات کا اضافہ کیا ہے جو بعد میں پیدا ہوئیں ہیں۔

ان مباحث پر ان کی یہ تحریر اکثر متاخرین کی بیشمار تالیفات یا کسی مصنف کی کتاب کے اختصار یا کسی مختصر کی شرح کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ ایک جدید تصنیف ہے جس کے لکھنے پر وقت کی ضرورت نے ان کو آمادہ کیا ہے، اور جو کچھ وہ دوسروں سے نقل کرتے ہیں اس میں ان کی رائے اور فہم بھی شامل ہے۔

حاصل یہ کہ یہ کتاب ان مفید کتابوں میں سے ہے جو کثرت اشاعت کے لائق ہیں، یہ بہت سی ان کتابوں سے بہتر ہے جن کے حوالے دیئے جاتے ہیں۔